غسل میت کے پانی کی چھینٹیں کیا ناپاک ہوتی ہیں؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-13115

تاریخ اجراء: 01 جمادی الاولیٰ 1445 ھ / 16 نومبر 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ جب کسی شخص کا انتقال ہو جاتا ہے تو کیا وہ ناپاک ہو جاتا ہے؟ اگر میت کو غسل دینے والے شخص کے کپڑوں پر غسلِ میت کے پانی کی کچھ چھینٹیں پڑ جائیں، تو کیا اُس کے وہ کپڑے ناپاک ہو جائیں گے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

راجح قول کے مطابق موت نجاستِ حکمیہ ہے، لہذا میت کے جسم پر کوئی نجاست نہ ہو تو اُس کے غسل کا پانی مستعمل ہو گا اور مفتٰی بہ مذہب میں مستعمل پانی ناپاک نہیں ہوتا، لہذا غسلِ میت دینے والے کے کپڑوں پر اگر اُس پانی کی چھینٹیں پڑ جائیں تو اُس کے کپڑے پاک ہی رہیں گے۔

غسلِ میت کا پانی مستعمل ہوتا ہے۔ جیسا کہ فتاویٰ شامی، بحر الرائق وغیرہ کتبِ فقہیہ میں مذکور ہے: "والنظم للآخر" فی فتاوی الظھیریۃ: وغسالۃ المیت نجسۃ کذا اطلق محمد فی الاصل، والاصح انہ اذا لم یکن علی بدنہ نجاسۃ یصیر الماء مستعملاً ولا یکون نجساً الا ان محمداً انما اطلق نجاسۃ الماء لان غسالتہ لا تخلو عن النجاسۃ غالباً" یعنی فتاویٰ ظہیریہ میں ہے کہ میت کا غسالہ ناپاک ہے جیسا کہ امام محمد علیہ الرحمہ نے اصل میں اسے مطلق ذکر کیا۔ اصح یہ ہے کہ جب میت کے بدن پر کوئی نجاست نہ ہو تو اس کے غسل کا پانی مستعمل ہو گا، نجس نہ ہو گا، مگر امام محمد علیہ الرحمہ کا اس پانی کو مطلق نجس ذکر کرنا اس وجہ سے ہے کہ میت کا غسالہ غالب طور پر نجاست سے خالی نہیں ہوتا۔ (البحر الرائق، کتاب الطھارۃ، ج 01، ص 97، مطبوعہ بیروت)

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ اس حوالے سے فرماتے ہیں: "میت کے بارے میں علماء مختلف ہیں جمہور کے نزدیک موت نجاستِ حقیقیہ ہے اس تقدیر پر تو وہ پانی کہ غسلِ میت میں صرف ہوا مائے مستعمل نہیں بلکہ ناپاک ہے اور **بعض**

کے نزدیک نجاستِ حکمیہ ہے بحر الرائق وغیرہ میں اسی کو اصح کہا اس تقدیر پر وہ پانی بھی مائے مستعمل ہے اور ہماری تعریف کی شقِ اول میں داخل کہ اس نے بھی اسقاطِ واجب کیا۔۔۔یوں ہی غسلِ میت کا دوسرا اور تیسرا پانی بھی مستعمل ہو گا کہ اگرچہ پہلے پانی سے اسقاطِ واجب ہو گیا مگر غسل میت میں تثلیث بھی قربت مطلوبہ فی الشرع ہے۔" (فتاوی رضویہ، ج02، ص45، رضافاؤنڈیشن، لاہور، ملتقطاً)

مزید تھوڑا آگے سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں:"او غسل المیت و کون غسالة المیت مستعملة ھو الاصح "یعنی غسلِ میت کا پانی اور اس پانی کا مستعمل ہونا ہی اصح ہے۔(فتاوی رضویہ، ج02، ص48، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

مائے مستعمل ناپاک نہیں۔ جیسا کہ فتاویٰ رضویہ میں ہے:"**مائے مستعمل صحیح و معتمد و مفتٰی بہ مذہب میں ناپاک نہیں طاہر غیر مطہر ہے یہی ہمارے امام اعظم رضی اللہ عنہ کا مذہب معتمد ہے۔**" (فتاوی رضویہ، ج04، ص335، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بہار شریعت میں ہے:"راجح یہ ہے کہ میّت کا غسل نجاست حکمیہ دُور کرنے کے لیے ہے تو مستعمل پانی کی چھینٹیں پڑیں اور مستعمل پانی نجس نہیں، جس طرح زندوں کے وضوو غسل کا پانی۔" (بہارِ شریعت، ج01، ص817، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم